Dr. S. K. Jabeen

Dept of Urdu

Rohtas Mahila College, Sasaram

Topic: Irfan-e-Jameel by Jamee Mazhari

[*Urdu Hon's B. A., Part-II*]

Scanned with CamScanner

عرفانِ جمیل

جناب جمیل مظہری نے اپنا دوسرا مرثیہ ''پیمانِ وفا'' اپنی فکر کی پختگی کے دور میں ۱۹۳۶ء میں کہنا شروع کیا۔ یہ مرثیہ کل ۹۳ بند، پر مشتمل ہے۔

اس مرثیہ میں جناب سید الشہداء علیہ السلام کے سفر کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ آغازِ سخن ایک استفہامیہ شعر سے اس طرح کیا گیا ہے ؎

رہبری کرتی ہے مقصد کی اشاعت کیونکر
منتقل ہوتی ہے سینوں میں حرارت کیونکر

اسلامی خلافتِ راشدہ کے تیس سال بعد ملوکیت سر اٹھانے لگی۔ امتِ مسلمہ سے حق رائے دہندگی، جو کہ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں حاصل تھی اب وہ چھینی جارہی تھی۔ جبر واستبدار کا دور شروع ہونے جارہا تھا۔ معاویہ اپنے بیٹے یزید کو اقتدار سونپنے کی تیاری کررہے تھے شاہی مکر وفریب اور دولت کا استعمال کیا جارہا تھا۔ حالات ایسے خراب ہو چکے تھے کہ ظلم و جور کے خلاف آواز اٹھانے کی طاقت باقی نہ تھی۔ ایسے تاریک ماحول میں، رہبری کے لئے، مشیتِ الٰہی کا انتخاب، آل محمد ﷺ کی طرف مرکوز ہوتی ہے۔

جمیل مظہری فرماتے ہیں کہ ؎

عشق کرتا ہے بجھی آگ کو روشن کیونکر
آنچ پر نرم کئے جاتے ہیں آہن کیونکر

الغرض احساسِ ذمہ داری جاگتی ہے۔ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کو راہِ مستقیم دکھانے کا عزم لے کر، امام وقت اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ پیغامِ حق کے داعی اور علمبردار بن کر رہنمائی کا فرض ادا کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں ؎

راہ کس طرح دکھاتے ہیں دکھانے والے
جانتے تھے یہ محمدؐ کے گھرانے والے

Scanned with CamScanner

تاریخ گواہ ہے کہ کفر الحاد اور بُت پرستی کی تاریکی کو حضرت محمد ﷺ نے اپنی ۲۳ سالہ پیغمبرانہ زندگی میں یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اسلام کی روشنی اور پیغام وحدت سے ماحول کو منور کیا تھا۔ وہ لائق ستائش ہے۔ جمیل مظہری فرماتے ہیں کہ ؎

فخر کیونکر نہ کرے آج ہماری دُنیا　　اللہ اللہ ترے ہاتھوں کی سنواری دنیا
ہوگئی اب تو خدا والوں کی پیاری دنیا　　کیوں نہ ہو اس رُخِ روشن کی پجاری دنیا

جس کے پَرتو سے درخشاں ورقِ خاک ہوئے
چار چاند اور لگے پنجتن پاک ہوئے

اگر چہ سرورِ عالم ﷺ نے اپنی زندگی میں اقامتِ دین کی تکمیل فرمادی تھی۔ کامل دین اسلام کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے قرآن مجید، اور احادیث کے ذخیروں کی تدوین بھی ہو چکی تھی۔ گمراہی کو سر اٹھانے کا موقع نہ تھا۔ جمیل مظہری کہتے ہیں کہ تکمیل دین تو ہو چکی تھی، مگر تعمیل باقی تھی ؎

ہوئی تکمیل مگر تھی ابھی باقی تعمیل　　تھا نبوت کا سبق تختۂ آیات و دلیل
ہو سکی تھی نہ خودی نفسِ بشر کی تحلیل　　ابھی الفاظ میں تھی بند تمنائے خلیلؑ

کیوں کہ تربیتِ احساسِ جہاں باقی تھی
ابھی تلوار کے سائے میں آذاں باقی تھی

الغرض حضرت امام حسین علیہ السلام کی قیادت میں، دین اسلام کی عظمت کو باقی رکھنے کا پیغام گونجنے لگا۔ اِس آواز کو دبانے اور کچلنے کی کوشش بھی شروع ہوگئی۔ سیاست اور شقاوت کے اس پُرفتن دور میں، امام حسینؑ کی آواز پر لبیک کہنے والے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔ مسلمانی شعار مفقود ہو چکی تھی ؎

اُٹھتا جاتا ہے شعار اب تو مسلمانی کا
اُٹھو شبیرؑ کہ وقت آگیا قربانی کا

امام حسینؑ نے عزم صمیم کے ساتھ، رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے رُخت سفر باندھا۔ اہل علم اور اصحابِ رسول سے صلاح ومشورہ کے لئے چل پڑے۔ ماحول کی سردی ختم ہونے لگی۔ مردِ مجاہد، منبر و محراب و مساجد سے اٹھنے لگے ماحول کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے جمیل مظہری فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سُن کے پیغام عمل مردِ مجاہد اُٹھا
زینت منبر و محراب و مساجد اُٹھا
اپنے سینے میں لئے جوشِ مقاصد اُٹھا
متاثر، متفکر، متردد اُٹھا

دردِ دل، بن کے مشیت کی زبان اٹھنے لگا
آگ سینے کی جو بھڑکی تو دھواں اٹھنے لگا

سب سے پہلے امام حسین علیہ السلام خانہ کعبہ میں تشریف لائے۔اس سفر میں آپؑ کے ساتھ آپ کے عزیز واقارب، رشتہ دار اور اہل خاندان شامل تھے ۔

پہنچا کعبہ جو فرزند رسولِ الثقلین بے پناہوں کو ملا سایۂ دامانِ حسینؑ
آ کے بطحاہیوں نے شوق سے چومے نعلین جھک کے ہر دل نے کہا تو ہے امام الحرمین

خانہ کعبہ میں آپؑ کا استقبال نہایت ادب واحترام سے کیا گیا۔آپؑ کے عقیدتمندوں نے تائید و نصرت کے لئے اظہار خیال فرمایا۔مخالفین بھی حامی بن کر سامنے آئے۔

ان کی جانب سے ارادت کے سلام آنے لگے
قاصد آنے لگے دعوت کے پیام آنے لگے

حضرت امام حسینؑ، حالت کی اس تبدیلی سے پُر امید ہوئے لیکن آپؑ کی دور اندیشی اور فہم و فراست نے حالت کا جائزہ لینے کا تقاضہ کرنے لگی چنانچہ آپؑ نے سب سے پہلے حضرت مسلمؑ کو قاصد بنا کر کوفہ روانہ کیا اور یہ ہدایت کر دی کہ اگر کوفہ کے لوگ سچے اور ثابت قدم ہوں گے تو مجھے بلانا ۔

پھر بھی حضرت کے تدبّر کا تقاضہ یہ ہوا کہ خلوصِ عمل اُن لوگوں کا جائے پرکھا
آپ نے مسلمِ جان باز کو کوفے بھیجا کی یہ تاکید کہ مشکوک ہے کوفے کی فضا
عزم میں اُن کے ہو شدت تو بلانا مجھ کو
ہو طلب میں جو صداقت تو بلانا مجھ کو

حضرت امام حسین علیہ السلام ایام حج تک کعبہ میں مقیم رہے۔دنیائے اسلام کے حجاج کرام آپؑ کے خطبہ سے فیضیاب ہوئے۔آپؑ نے خلافت وملوکیت کا فرق واضح کر دیا۔جور وستم کے خلاف

Scanned with CamScanner

جہاد کرنے کی دعوت دی۔ بابِ حرم کا پردہ تھام کر فریاد کیا۔ لیکن وہ قوم، جو بندۂ حکام بن چکی تھی۔ وہ سیاسی شعور نہیں رکھتی تھی۔ روح اسلام اُن کے دلوں سے نکل چکا تھا۔ وہ لوگ مردہ دل تھے۔

روحِ اسلام کی مغموم صدا کیا سنتی
جرسِ قافلۂ اہلِ وفا کی سنتی

حضرت امام حسین علیہ السلام ایامِ حج تک کعبہ میں مقیم رہے۔ دنیائے اسلام کے حجاج کرام آپؑ کے خطبہ سے فیضیاب ہوئے۔ آپؑ نے خلافت وملوکیت کا فرق واضح کر دیا۔ جور وستم کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دی۔ بابِ حرم کا پردہ تھام کر فریاد کیا۔ لیکن وہ قوم، جو بندۂ حکام بن چکی تھی۔ وہ سیاسی شعور نہیں رکھتی تھی۔ روح اسلام اُن کے دلوں سے نکل چکا تھا۔ وہ لوگ مردہ دل تھے۔

جمیل مظہری فرماتے ہیں کہ ؎

انتہا ہے کہ پیمبرؐ کے صحابی چُپ تھے — نظر آتی تھی انہیں اپنی خرابی چُپ تھے
ایک بندہ نہ اٹھا سُن کے خدا کی آواز — گونج کر رہ گئی شاہِ شہدا کی آواز

اگر چہ مسلمانوں میں جذبۂ دین باقی تھا۔ لیکن وہ اقتدارِ وقت سے خوف زدہ تھے۔ اُن میں اخوت اسلامی نہ تھی۔ نمازی تھے۔ قرآن کے حفاظ بھی تھے۔ لیکن دین کی اقامت اور قولی وفعلی شہادتِ حق کا جذبہ مفقود تھا۔ مکہ والوں کی طرح، اہلِ یثرب (مدینہ والے) بھی حضرت امام حسینؑ کا ساتھ دینا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی حالت اور بھی نہ گفتہ بہ تھی۔ بقول جمیل مظہری ؎

ورنہ کیوں چھوڑ کے یثرب کو نکلتے حضرت — بیش وکم یثربیوں کی بھی یہی تھی حالت
جزوِ ایمان تھی غلامی بدلیل آیت — سب یہ کہتے تھے کہ زحمت میں نہیں ہے رحمت

اس طرح بلادِ اسلامیہ حضرت امام حسینؑ کی حمایت میں اٹھنے کو تیار نہ تھی۔ بلکہ حضرت امام حسینؑ کے قولِ فیصل کو، رخنہ اندازی اور بغاوت سمجھا گیا ؎

رخنہ اندازِ جماعت ہیں حسینؑ ذی جاہ — قولِ فیصل تھا کہ بیعت سے تخلّف ہے گناہ
حق کا اعلان، بغاوت تھا، عیاذاً باللہ — کاہلی دامنِ تاویل لیتی تھی پناہ

جب امام حسین علیہ السلام نے یہ دیکھ لیا کہ مکہ ومدینہ کے مسلمانوں پر حکومت کا جادو طاری ہے۔ اُن کے اندر ایمان کی روشنی نہیں ہے۔ آپؑ نے اپنے خویش واحباب، عزیز واقارب کے ساتھ

Scanned with CamScanner

رُخصتِ سفر باندھا۔ سالکِ جادۂ تسلیم و رضا بن کر، جانبِ منزل روانہ ہوئے۔ اُس وقت صرف اہلِ کوفہ حمایت کا دم بھرتے رہے تھے۔ لیکن نصرت کے ساتھ غداری کا لبادہ بھی اُڑھ رکھا تھا۔ عرب تا خراسان کہیں بھی بیداری نہ تھی کیونکہ حکومت کا عتاب سہنے کی طاقت کسی میں نہ تھی یہاں تک کہ اہل کوفہ بھی عتابِ حکومت سے خوفزدہ ہو گئے ۔

یہی کوفہ کی بھی نوبت ہوئی یا حالِ خراب
ولولے بجھ گئے آیا جو حکومت کا عتاب

حکومت کی جانب سے اعلانِ عام ہو رہا تھا کہ باغی کچل دیئے جائیں گے۔ حمایتِ امام حسین علیہ السلام کے منصب، جاگیر و خطاب ضبط ہو جائیں گے۔ کہیں تلواروں کی دھمکی تھی تو کہیں بارشِ زر ہو رہی تھی۔ شاہی لشکر اور حاکمِ شہر کے تیور بگڑے ہوئے تھے۔ ہر طرف گویا موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پیغامِ حسینؑ کو دبانے کے لئے یزید بزور شمشیر میدانِ مقابل آ گیا تھا۔ یہاں تک اہل کوفہ کی غداری کی خبر آ گئی اور قتلِ مسلمؑ بھی رونما ہوا، پھر بھی امام حسینؑ نے عزم سفر ترک نہ کیا۔ جمیل مظہری فرماتے ہیں کہ

دلِ رُندھا تھا پہ ارادوں میں نہ تھا ضعف ذرا
حال پر قوم کے اکثر نفسِ سرد پھرا

پہنچے جب منزلِ اشراف پہ شاہِ دوسرا
سدّ رہ آکے ہو حُرِ ریاحی کا پرا

اسی منزل سے معین ہوئی مظلوم کی راہ
طبل و لشکر کی نہیں خنجر و حلقوم کی راہ

جب امام حسین علیہ السلام نے قوم کی بدبختی دیکھ لی۔ اُسی وقت اُن کا عزم اور بھی بلند ہو گیا وہ مردِ حق آگاہ، جو ابن شہِ بدر و حنین تھے۔ تائیدِ غیبی اُن کے ساتھ تھی۔ اللہ کے دین کی حفاظت کے لئے وہ میدانِ شہادت کی طرف، رخ کرتے ہیں اور وادیٔ کربلا میں قدم رکھتے ہیں ۔

وہ حسینؑ ابن علیؑ وارثِ میراثِ خلیل — خالقِ جذبۂ قربانی و روحِ تعمیل
جس کی سیرت ہوئی اک فطرتِ کبریٰ کی دلیل — جس سے دیکھی نہ گئی نوعِ بشر کی تذلیل

جس نے انسان کو پستی سے اُبھارا وہ حسینؑ
جس کے تیور تھے مشیّت کا اشارا وہ حسینؑ

Scanned with CamScanner

وہ افواجِ یزید کے محاصرہ میں سختیاں جھیلتے ہیں۔ اہلِ بیت اور اقاربِ حسینؑ کے لئے آب و دانہ پر سخت پہرہ ڈالا گیا۔ لیکن آپؑ کا حوصلہ پست نہ ہوا۔ آپؑ میدانِ مقابلہ میں ہر طرح ثابت قدم رہے۔ اپنے خویش و اقارب کی شہادت کا منظر دیکھا۔ معصوم بچوں کی تشنہ دہنی کو دیکھ کر، پانی کے لئے فریاد کیا لیکن ظالم نے معصوموں پر بھی رحم نہ کیا ؎

ریش آلودہ خونِ علی اصغرؑ کی قسم خشک ہونٹوں پر دعائے تہہ خنجر کی قسم

قسم اُس سر کی جو کٹ کر بھی صدا دیتا تھا
قسم اُس لب کی جو قاتل کو دُعا دیتا تھا

الغرض امام حسین علیہ السلام نے جامِ شہادت پی کر، اسلام کو زندہ و قائم رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس شہادت عظمیٰ نے مسلمانوں کے لئے پیغامِ عمل اور عزیمت کی راہ کھول دی ہے۔ ہم حق پرستوں کے لئے امام حسینؑ کی شہادت ایک نمونہ ہے کہ ؎

آج کرتے ہیں تیری رُوح سے یہ عہدِ وفا کہ جہاں ظلم کا مظلوم پہ ہوگا نرغا

ہم وہیں حق کے لئے سینہ سپر کر دیں گے
نام لے کر تیرا طوفانِ اثر کر دیں گے

Scanned with CamScanner